نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

دینی مدارس کے خلاف حکمرانوں کے خطرناک عزائم

دار العلوم حقانیہ میں تحفظ دینی مدارس کانفرنس

یہ ملک وملت کی بد قسمتی سمجھیئے کہ اسے ابتدائے آفرینش ہی سے ایسے حکمرانوں سے پالا پڑ رہا ہے، جو ملک کی اسلامی اور نظریاتی اساس کو ادھیڑنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ابھی بے نظیر اور نواز شریف حکومتوں کی دین ووطن کے خلاف جاری جنگ خدا خدا کر کے ختم ہوئی تھی کہ ایک بار پھر فوجی حکمرانوں نے اپنے آقا "امریکہ" کی ایماء پر انہیں راستوں کو اختیار کرنا شروع کر دیا جن پر انکے پیشوا چلتے رہے۔

کمال اتاترک کو آئیڈیل قرار دینے والوں نے اتاترک کی طرح مدارس اسلامیہ اور اسلامی دفعات کے خلاف اعلانیہ طبل جنگ بجا دیا ہے۔ چیف آف آرمی سٹاف سمیت حکومتی ارکان وزراء بلکہ سارے حواریانِ حکومت، این جی اوز کے ادارے، دینی مدارس کے بارے میں طرح طرح کی بولیاں بول رہے ہیں۔ دینی درس گاہوں اور اسلامی علوم سے وابستہ طلبا کو ایسے انداز میں دھمکاتے پھر رہے ہیں جس طرح کہ باڑہ مارکیٹوں کے تاجروں، سمگلروں اور دیگر وطن دشمن عناصر کو للکارا جا رہا ہو۔ فوجی ڈنڈا بردار حکمران سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

علوم دینیہ کے حاملین، اصحاب صفہ کے امین اور وارثانِ علوم نبویہ کے خلاف وہی زبان استعمال کی جا رہی ہے جو مجرموں، کرپشن میں مبتلا سیاستدانوں وغیرہ کے لائق وسزاوار ہے۔ معلوم نہیں کہ حکومت کے تھنک ٹینکس، سیکورٹی کونسل اور دیگر مشیروں کی فوج ظفر موج ملک اور حکمرانوں کو کس سمت میں دھکیل رہے ہیں ——— پہلے ہی سے ملک وملت طرح طرح کے مسائل بلکہ عذابوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جہاں کے سیاسی نظام کی سانسیں قریب الموت مریض

کی طرح برائے نام چل رہی ہیں۔ بجائے اس کے فوجی حکومت اسکی مسیحائی کرتی الٹا اسکے مرض میں اضافے کی تجویزیں زیر غور ہیں ـــــ مہنگائی کے عفریت نے غریب کے منہ سے روٹی کا نوالہ بھی چھین لیا ہے۔ جہاں نفرتوں، رنجشوں، سازشوں، کے جال نے زندگی کے ہر شعبے کو بری طرح دبوچ لیا ہے اور جہاں عصری تعلیمی نظام طبقاتی سسٹم کی بھینٹ چڑھادیا گیا ہو۔ پھر نقل اور سفارش کے رجحان نے ڈگریوں کی اہمیت کوڑیوں کے دام کر دی ہو۔ پھر عصری علوم وفنون، فکرو نظر، علم و آگہی اور حکمت و دانش کے گہوارے (سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز) غنڈہ گردی، سیاست بازی، ہڑتالوں اور اساتذہ کی توہین و تذلیل کے مراکز بن چکے ہوں۔ ملک و ملت کے ان ناگفتہ بہ اور افسوسناک حالات میں نہ جانے کیوں حکومت کے دل میں یہ بات آئی (یا ڈالی گئی) کہ ان پرامن دینی تعلیمی درس گاہوں کو بھی چھیڑا جائے۔ (کیونکہ ان تعلیمی اداروں نے بھی حکمرانوں کے زعم میں حکومت پاکستان کا سب کچھ ہڑپ کر لیا ہے۔ اور بیرون ملک مضبوط اثاثے منتقل کر دیئے ہیں۔) کبھی حساب وکتاب چیک کرنے کے بہانے تو کبھی غیر ملکی طلبا خصوصاً وسط ایشیا سے آئے ہوئے طلبا کی تعداد اور انکی آمد کا مقصد دریافت کرنے کے بہانے اور کبھی نصاب کی "اصلاح" کے خوشنما دعوؤں کی صورت میں یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ حساب کتاب اور احتساب ہر ایک کا ہونا چاہیے۔ دینی مدارس کا دامن الحمدللہ پاک وصاف ہے۔ ہم نے پہلے بھی ہزار بار اپنے اکاؤنٹس متعلقہ اداروں کے سامنے پیش کئے ہیں اور آئندہ بھی صد ہزار بار حساب و کتاب پیش کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن اسکے لئے بھی ایک باعزت اور باوقار طریق کار ہونا چاہیے۔

اس طوائف الملوکی میں دینی مدارس ہی اپنے دم خم سے انسانیت اور آدم سازی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ جہاں آج بھی استاد اور شاگرد میں قرون اولیٰ والی انس و محبت اور شفقت وادب کا لازوال رشتہ موجود ہے۔ یہاں کے در و دیوار خدا کے کلام اور رسول اللہ ﷺ کی مقدس تعلیمات سے گونج رہے ہیں۔ جہاں کے پاکیزہ علمی، دینی اور ادبی ماحول میں عصر حاضر کے فتنوں اور مغربی سیاست کی ضرر رسانیوں کا دور دور تک نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ یہ دینی ادارے حکومت کی گرانٹس اور "نوازشات" سے شروع دن سے ہی دور رہے ہیں۔ تو اب ان پر یہ "نظر عنایت" کیوں بڑھتی جارہی ہے؟

اب تک تو ارباب مدارس اور دینی قیادت حکومت کے ان منفی اقدامات کا باریک بینی سے جائزہ لے رہے تھے لیکن اب حکومت کا علی اعلان مزحمتی تحریک اور منفی سرگرمیوں کے شروع کرنے کے بعد دینی جماعتوں اور ارباب مدارس نے بھی الحمدللہ مکمل صف بندی کرلی ہے۔اس سلسلے میں بروقت' موئثر اور ٹھوس کاروائی گزشتہ دنوں 4 مئی کو دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی طرف سے بلائے گئے اہم اجلاس میں کی گئی۔ یہ اہم نمائندہ اجلاس اتنا موئثر ثابت ہوا اور اسکے اعلامیہ اور قرار دادوں نے فوجی حکومت کے ایوان اقتدار کے درودیوار ہلا کر رکھ دیئے۔ مغربی آلہ کاروں کی ساری کاوشوں پر یک لخت اوس پڑ گئی۔ اجلاس میں ملک بھر کے جید علما مہتممین اور وفاق المدارس کے اہم مرکزی رہنماؤں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔اور حکومت پر واضح کیا گیا کہ دینی مدارس کے خلاف کسی قسم کی مزاحمت قابل برداشت نہیں۔اور نہ ہی ہم آپ کی ایماء پر اپنے تعلیمی نصاب اور نظام میں کوئی تبدیلی قبول کریں گے۔اور نہ ہی ہمیں آپکی خوش نما مراعات اور امداد کی ضرورت ہے۔اجلاس میں دینی مدارس کے تحفظ کے بارے میں ایک نمائندہ اور جامع کمیٹی بھی بنائی گئی جس میں ملک بھر سے علما اور مہتممین حضرات کا انتخاب کیا گیا۔ یہ کمیٹی دیگر مسالک کے وفاقوں سے مل کر دینی مدارس کے تحفظ کے لئے مشترکہ لائحہ عمل طے کرے گی ۔(موجودہ شمارے میں اس نمائندہ اجلاس کی ضروری کاروائی شامل کی جارہی ہے۔اس اجلاس میں ایک ہزار سے زائد علماء اور مہتممین نے شرکت فرمائی کی۔ تبلیغی جماعت کے اہم مرکزی بزرگ اور نامور عالم دین حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب مدظلہ شدید بیماری کے باوجود اجلاس میں شریک ہوئے۔اکابرین کی تقاریر اور تفاصیل دارالعلوم کے سیاسی پندرہ روزہ میگزین "ترجمان دین" کی خصوصی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

یہ دینی مدارس اسلام کے مضبوط قلعے ہیں۔اگرچہ انہیں برطانوی اور روسی استعمار اور دیگر مغربی آلہ کاروں نے ماضی میں بھی مٹانے کی مذموم کوششیں کیں، لیکن وہ بڑی قوتیں خود ہی نیست و نابود ہوگئیں۔موجودہ حکومت کیلئے اس میں بڑی عبرت ہے اگر وہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے......؟ ؎ مرا نقش ہستی نہیں مٹنے والا بتوں کے مٹانے سے مٹتا نہیں ہے